

Registered No. A 783
THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume X
1925
WHOSE MIND IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS (ARISTOTLES)
S. Fazlullah Artist

[illegible]

جلد ۱۰ — نمبر ۸

مضامینِ غیب

مورخہ ۵ ؍ فروری ۱۹۲۵ء

پیمانہ نومبر ۲۴ء

(تتمہ ۱۱ ؍ فروری ۱۹۲۵ء)

سوانح نگار صاحب فرماتے ہیں :-

"تمدن چاہتا تھا کہ علی گڑھ کے مدینۃ العلم میں ساغر صاحب کی عمر کا زیادہ حصہ ذہنیات کی پرورش میں صرف ہو مگر قدرت نے اُنکے لیے ایک ممتاز خطِ عمل سب سے الگ کھینچ لیا تھا جس پر چلنا اُنکے لیے ناگزیر تھا چنانچہ ایک جگہ خود فرماتے ہیں ؎

کچھ بھی نہ ہو کر خود ہی میں نے ہونے کے کیسے رنگ نکالے
کتنی رو لی دُنیا مجھ سے ایسا ہو جا ویسا ہو جا

— کیوں حضرت! ذہنیات کی پرورش بھی کسی ٹاپے میں ہوتی ہے؟ اور یہ تمدن مردود کس کونے میں چھپا ہوا پرائیویٹ ترقیوں کو دیکھ دیکھ کر جلتا تھا؟ آپ کے سرِ اقدس کی قسم تمدن بے روح چیز ہے اُسکے دل میں کوئی خواہش پیدا نہیں ہوتی تمدن غریب پر جو الزام عائد کیا ہے وہ سراسر بے بنیاد ہے ہاں یوں کہیے کہ گلی ڈنڈے بالا ڈیا قد روالوں کی افزائش نے "پرائیوٹ" تعلیم کی فضیلت ثابت کر دکھائی اور مدینۃ العلم کی ہوا راس نہ آئی دُنیا لاکھ کہتی رہی ؎

ایسا ہو جا ویسا ہو جا جو سا ہی ویسا ہو جا

مگر کون سنتا ہے۔ ابجد اگردی کو بھلا کب سوجھتی ہے حضرت بقول خود کچھ بھی نہ ہو کے سب کچھ ہو گئے۔

لیکن پیمانہ کی نظم ذرا غور سے دیکھنے سے گمان ہوتا ہے کہ جو کچھ ہوئے اچھے نہ ہوئے۔ "عالم جذب" میں ہر کچھ ہونے ہونے کا حال ہے نظم مندرجہ صفحہ ۲۲ پیمانہ اُسکا نتیجہ "شہنشاہ دو عالم سر پر آرائے ہستی حیات افروزِ دنیا" ہونے کے بعد اس موڑ یا ترجیع پر ختم ہوتا ہے۔

کہیں اک مست شاعر ہوں

نہ حاصل دین نہ حاصل دُنیا۔ نہ لینے کے کام کا نہ پوتنے کے مصرف کا جس نے سُنا کہ آپ شہنشاہ دو عالم ہیں وہ اپنے دل میں ہنسا خصوصاً جب تصویر دیکھی تو اسے یہ مثل یاد آئی :-

"ڈھائی درخت ہوں کے میاں باغ میں بیٹھے ہیں" "سر پر آرائے ہستی" ہونے کا دعویٰ سُنا اور ایک کوٹھری یاد آ گئی جہاں ایک چارپائی پر آپ بھی سر پر آرا ہیں اور آپ کے اُستاد صاحب بھی "حیات افروزیٔ دُنیا" یوں سمجھ میں آئی کہ تیوں میں گھستے ہوئے گویا کسی آنکھ پھوڑ بڈھے (بوڑھے) پر جو بہ زبان پیمانہ مشقِ جہندگی کرنے والا ہے چوٹ کیا چاہتے ہیں (دیکھو تصویر نمبر ۲) اگر قدرت نے یہی "ممتاز خطِ عمل کھینچ دیا" جس پر فخر ہے تو بڑا کھینچا ابھی وقت ہے کچھ کام کی باتیں سیکھ لیجیے۔ ایسی قدرت کس کام کی جو "شہنشاہ دو عالم" کو ضرورت کے وقت سبحان اللہ پڑھوائے پھر بھی کام نہ بنے تو یادِ حبیب کی جاپ کروالے۔

گیتک ونسک سنسکرت کی ایک مشہور کتاب ہے اسمیں بعض اخلاقی حکایتیں جمع کی گئی ہیں ہمارے نزدیک ساغر صاحب اور اُن کے دوست "ساز" صاحب کو گیتک ونسک میں یہ حکایت ملاحظہ فرمانی چاہیے :-

ایک تھے میاں گیدڑ اُنھوں نے مارے خفگی کے دریا کے کنارے مٹی کا ایک چبوترا بنایا گوبر سے لیپا کانوں میں دو منڈکیاں لٹکائیں ایک سڑی ہوئی اوجھڑی کا تاج بنا کے سر پر رکھا۔ کوئی جانور پانی پینے آیا اور اُنھوں نے آواز دی کون ہے؟ پہلے راجہ صاحب کو سلام کرلے تو پانی پینا۔ اور پھر اس سے کہلواتے ؎

چاندی کا چبوترا سونے لیپا ہے
کانوں میں دو کنڈل پہنے سلطان بیٹھا ہے

بھولے جانور یہاں شہامت سر پر آرا دیکھ کر جب ہی آ جاتے تھے۔ اتفاق سے ایک چالاک لومڑی دھوپ اور پیاس کی شدت سے بیتاب آئی جسب دستور گیدڑ صاحب نے اپنی شہنشاہی کا اعلان کیا اور سر پر نام کرنے کا حکم دیا۔

حکم سنتے ہی لومڑی نے کہا ٹھہریے ذری پانی پی لوں دم لے لوں تو سلام کروں اور قصیدہ پڑھوں پانی پیا آسودہ ہوئی اور چلی۔ جب تھوڑی دور نکل گئی تو کہنے لگی ؎

مٹی کا چبوترا گوبر لیپا ہے
کانوں میں دو مینڈک ڈالے گیدڑ بیٹھا ہے

مطلب یہ ہے کہ خلاف واقع امور کا اظہار یا بڑے بڑے دعوے کرنا مفید نہیں ہے۔ خصوصاً جاننے والوں کے سامنے۔

جب کوئی شخص اپنی صورت یا کلام ذات یا صفات خلق میں پیش کرتا ہے تو یقیناً دونوں کے بارے میں عوام و خواص کو رائے زنی کا حق دیتا ہے۔ یعنی عربی و فارسی الفاظ کا بے محل استعمال "مشرقی و مغربی علوم متداولہ میں کامل دستگاہ" رکھنے کا ثبوت نہیں ہے۔ الفاظ کا معانی سے بے ربط ہونا خواہ وہ الفاظ ردیف سمجھے بوجھے اصطلاحات علمیہ ہی کیوں نہ ہوں صاحبانِ علم کے سامنے ویسا ہی مخجل کرتا ہے جیسا کہ لومڑی کا قصیدہ گیدڑ کی شان میں۔ شاعر صاحب کی تصویر نہ سر پر آرائی کا منظر پیش کرتی ہے نہ شہنشاہ دو عالم کی شان۔ دل لگی باز روباہ منش منہ پھٹ دشمنوں کو اظہارِ حقیقت پر مجبور کرنا دانشمندی سے بعید ہے۔ خدانخواستہ کسی بے طمع قدر شناس ناظر نے کہہ دیا کہ سب جھوٹ وہاں خدا سے ڈرو کیا خواہ مخواہ کی بک بک لگائی ہے بیچارے ساغر صاحب جانتے ہی کیا ہیں۔ کچھ جانتے ہوتے تو اپنے اُستاد کو اپنے نام سے بے معنی نظم و نثر نہ لکھنے دیتے۔ (بہ زبان پیمانہ) وہ تو اپنے اُستاد کی بے سرو پا نظمیں گایا کرتے ہیں اور جب نظمیات میں جوانیات کی بذلیات

دریافت ہوئیں تو شبہ گیا شک کی پرشانیات میں رزیات کی امریات تھو میں اس خود ہی نے نفاست میں صد پاکیت وسوز وخیت پیدا کی خطبات میں رد غزلیات کی چکنا ئیت آگئی بات کی اس چھلیت نے سانسیات میں سکینت تودی شروع کردی اور تجدید مرتش ایک صد نوش رقصانہ ذکری محذوت اعلی کے بعد سا زشاہ کی شاعری کا سال ولادت لکھا ہے یعنی سنہ ۱۹۱۸ء میں جبکہ علیگڑھ شاعری کا مشر بنا ہوا تھا آپ کو بھی شعر سے شغف پیدا ہوگیا دن تک خود کہتے رہے اور پھر باقاعدہ ادیب الشعرا ابوالنظر حضرت سیماب صدیقی الوارثی اکبرآبادی کے تلامذہ میں داخل ہوگئے

پسلی پھڑک اٹھی نگہ انتخاب کی

ہم سے پوچھیے تو شاعری کی ابتدا اسکی بھی ہونی نہ ہوگی کیا تعجب کہ تیرہ سال میں جو شخص مشرقی ومغربی علوم متداولہ میں کمال دستگاہ حاصل کر چکا ہو وہ پیدائشی شاعر ہے اسکا گریہ ابتدائی بھی وزن شعری رکھتا ہوگا۔

فی جنوں فی موسم فصل گل

پیدائشی صفت کو کسبی و کتسابی رضا میں شمار کرنا قابل مواخذہ ہے۔ تعجب ہے کہ ساغر صاحب اتنی چھوٹی سی عمر میں شاعر بننے پر آمادہ ہوئے اور ان کے پیر بزرگوار نے کوئی اعتراض نہ کیا؟ معلوم ہوتا ہے کہ وہ واقعی قدسی نظیر بھی ہیں خوش باور بھی۔ اور ممکن ہے کہ قدرتی شاعر بھی ہوں ورنہ اسطرح مخفی حقائق و معانی کی بارش" اور الہامات کے کیف سے "ساغر شریعت کو لبریز ہوتے نہ دیکھ سکتے کچھ کمانے کھانے کے ڈھنگ سیکھی تھے۔

بہرحال اب تو وقت آگیا۔ صاحبزادے سست شاعر ہوگئے۔ شتشاہ و دو عالم کی سرپرآمدے ہستی بنیا

حیات۔ موزوں دنیا میں اب کیا پوچھنا ہے؟ وہ خود بخود ان کے شجرۂ نسب میں دوسرے بزرگوں کو حاصل نہ ہوسکا ہوں گے۔ جل جاؤ!-

ہم تو یہی دعا کریں گے خدا یا دوسرے بچوں کے ساغر کو ایسے الہامات کی ریزش اور حقائق و معارف کی بارش سے بچا۔

غالبا ہماری تجربا ئی وہ جوانی بھی کر گی جس کا لڑکا تیسواں پارہ پڑھ گیا تھا اور ماں

شاعری کی ابتدا کے ذیل میں سوانح نگار سے بڑی چوک ہوگئی۔ انہیں نہیں لکھا کہ جناب سیماب او ساغر میں جان پہچان کیونکر ہوئی جناب سیماب نے اس گوہر شب چراغ کو کہاں سے ڈھونڈھ لیا۔

(باقی آئندہ)

راقم

خواجہ علی محمد خان اکبرآبادی

اٹھارھویں سال کا صدقہ

منطق آرا بیگم

بنام

شیعہ کانفرنس

فرنگیوں سے کہتے ہیں لڑکیوں کو پڑھنے لکھنے سے روکنا چاہیے۔ وہ دیوانی ہو جاتی ہے۔ اب دیکھو اللہ رکھے تمہیں اٹھارھواں سال لگا ہے اور کوئی صدقہ نہیں آتا۔ اتنا سیدھا بھی کوئی بات ہے معلوم ہوتا ہے تمہارے فرقہ میں سب آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے آدمی رہتے ہیں۔ حالانکہ وہ مردزادت میں اگر خود نہیں جانتے تو گھر کی بوڑھی عورتوں سے پوچھتے کہ اٹھارھواں سال منحوس ہوتا ہے کہ نہیں؟ مثل مشہور ہے صدقہ رد بلا خیر کسی سے نہیں پوچھا تو میں بتائے دیتی ہوں جب کسی کو اٹھارھواں سال لگتا ہے تو وہ استارے و منحوس ستارہ آفتاب کے نیچے ہوتا ہے۔ بہت سی چیزیں صدقے میں رکھی جاتی ہیں مگر سب گنتی میں ۱۸ ہوتی ہیں۔ تم انسان نہیں ہو پھر بھی تم پہ اٹھارھواں سال ضرور بھاری ہے تم بھی صدقہ اتروا ڈالو۔ اللہ نے چاہا تو پھر کوئی کسالا باقی نہ رہے گا۔ صدقہ کی چیزیں نہ دی مشکل سے ملیں گی۔ مگر خدا کی خدائی خالی نہیں ہے۔

بن ڈھونڈھ خاتون پائیں



بکنے دو میں تو اس بے ثمر درخت کو سینچوں گا۔

بیچاری کے دل میں وہ شکا پیدا ہوگیا تھا کہ تنے عظیم بار علم کا بوجھ ننھی سی جان کیونکر اٹھا سکی اسکا قول تھا۔

آئندہ کانفرنس شتنڈو برس کل وقار پہ کمیں ورنہ اسورا جیا برات ہے کیوں پوت جیسے رجانی داسیجہ پڑھی سعد درجی تمل ہوئی پرحملہ کیا کمیں ایسا نہ ہو صاحبزادے پیمبر ہو جائیں!-

دیکھو بھی کوئی برا نہ مانا میں صدقے کی چیزیں گنواتی ہوں۔

۱۔ ۱۸ وکیل جنکی وکالت نہ چلتی ہو۔

۲۔ ۱۸ بارسٹر جو پنبہ دہن ہوں اور ولایت سے میم لائے ہوں۔

۳۔ ۱۸ حکیم۔ خطرۂ جاں۔

۴۔ ۱۸ مولوی مگر خود غرض خطرۂ ایمان۔

۵۔ ۱۸ اڈیٹر جن کا اخبار پڑھا نہ جاتا ہو۔

۶۔ ۱۸ وقف کے متولی جو خدا کا مال جی بھر کے اڑا رہے ہوں۔

۷۔ ۱۸ انجمنوں کے سکریٹری جن کی کارروائیوں کے ورق سادے ہوں۔

۸۔ ۱۸ رئیس جن کی ریاستیں غائب ہو گئی ہوں۔

۹۔ ۱۸ رنڈیاں ملے بیچ۔

بات میں بے نکالنے والے ضرور وجہ سبب باعث پوچھ پوچھ کے جان کھائیں گے۔ انھیں نہیں معلوم کہ اس دنیا میں ہزاروں باتیں بے سبب بھی ہوتی ہیں۔ اچھا میں بھی قائل کرکے چھوڑونگی سنو! اٹھارہ وکیل اس وجہ سے صدقے میں رکھنے کے قابل ہیں کہ وکالت نہ چلنے پر قومی وکیل کہلانے بن گئے۔

اٹھارہ بارسٹر اس وجہ سے کہ بیرسٹر وہی اچھا جو بک بک کے حاکم کا مغز چاٹ جائے۔ ایک تو بک بک نہیں آتی دوسرے میم صاحب نے ناطقہ بند کر دیا ہے جو آج بیرسٹری کا مجسم آثار کے نقد بن جاتے تو بکنے جھکنے سے چھٹکارا مل جاتا اور میم صاحب کی بیماری بھی رفع ہو جاتی۔

اٹھارہ حکیم۔ خطرۂ جاں ہیں خس کم جہاں پاک مریض اور وکیل کو نجات مل جائے گی۔

اٹھارہ مولوی۔ خود غرض ہیں۔ ہر بات میں اپنا بھلا۔ ہمیں پوچھو۔ خدا کے پوجنے کی ضرورت نہیں ابھی خدا بھی وہی ماننے کے قابل ہے جو ہماری حکومت دنیا پر قائم کرائے مصلحت شرعی ایسی خود غرضی کا نام ہے جو شرعی ضرورت کے ساتھ ہمیشہ تھمی رہتی ہے۔

اٹھارہ اڈیٹر اس باعث سے کہ پرچہ جاری ہوا تھا مگر کسی نے پوچھا نہیں ہاں جینے کے لیے ابتک اڈیٹر بنے ہوئے ہیں۔ کانفرنس کو ان سے کوئی فائدہ نہیں بلکہ اکثر کسی نہ کسی خود غرض مولوی کے بہکانے سے قلم اٹھاتے ہیں تو کانفرنس کے خلاف۔

اٹھارہ وقف کے متولی۔ رفاہ عام کی فکر نہیں جو کچھ ملے "بی بیناد مرغلق ہیں"۔

اٹھارہ بے نام و نشان انجمنوں کے سکریٹری کا ماتھا کا جامنڈل باجا۔ ساری دنیا کی مفید تجویزیں کاغذ پر چھپوائیں اور گھر میں بیٹھے رہے جب بھوک لگی دوستوں کی جان پر نازل۔ لے دو او چندہ!

اٹھارہ دیوالیے رئیس اس وجہ سے کہ ریاست تو نکل گئی رئیسانہ خو بو موجود ہے القاب آداب میں کسی سے ذرہ گذاشت ہوئی اور رگ ریاست میں بھونچال آیا۔ جب مال تھا تو رنڈی بازی اور جوئے میں اڑا دیا کچھ نہ رہا تو قومی جلسے اور انجمنیں یاد آئیں۔

اٹھارہ رنڈیاں۔ اجی یہی تو تمام قوموں کی برباد کرنے والیاں ہیں۔ غرض ان تمام صدقے کے جانوروں کو ایک چٹکی میں بند کروا دو مہینہ میں پندرھویں شعبان کے روز سیر اور دو بس سارا روگ دھوگ اسی دن نہ جاتا رہے تو کہنا۔ باقی دعا۔

راقمہ

تمھاری خیرخواہ سلطن آرا

مثلث

(از سید وصی اشرف بلگرامی کوٹ ضلع ... صوبہ بہار)

اٹھاؤ پردہ کا سارا جھگڑا بتاؤ تو ہمیں کیا نفع ہے
حجاب کیسا کہاں کا پردہ ہٹاؤ بھی آئیں کیا دھرا ہے
پرانے انداز کا یہ برقع جدید فیشن میں ناروا ہے

حرج نہیں ہے جو شکل کالی چھڑک کے پوڈر لگا چلیں
وہ چاہے ٹینڈم ہو یا مڈل سے نہ بیڈ نہ سیٹ خلل
میاں اکیلے کلب کو جائیں یہ کون سے دین میں روا ہے

صحیح یہ کہ تندرستی کو وینٹیلیشن نہیں ذرا بھی
ہیں گھر کی دیواریں اونچی اونچی یہاں کہاں روشنی ہے اتنی
کہ پڑھ سکو تم کتاب کوئی اندھیرا گھپ سب میں چھا رہا ہے

جو حفظ صحت کو چاہتی ہو تو پارک میں جاکے خوب ٹہلو
جو تندرستی سنبھالنا ہو تو بال میں جاکے خوب ناچو
ہے ناچنا بہترین ورزش یہ راز بھی اب کھلا ہوا ہے

نکل کے باہر جو آؤ گھر سے تو دیکھو کیا کیا ہیں علمی جلسے
نہ شک ہے کالجوں میں جائے بغیر مردوں کے ساتھ بیٹھے
تمھاری تعلیم غیر ممکن یہ فیصلہ اب تو ہو چکا ہے

خیال یہ سو بہت ہی پیارا کہ خواب سے دل بہلا
نہیں کی رسموں پہ ہے گذارا نہیں ہے انکے بغیر چارا
نہیں ہے بدقسمتی سے یورپ غریب و بد بخت ایشیا ہے

یہ بھی نئی روشنی کے جلوے دکھانے کے ہیں یہ سب کرشمے
گھروں سے باہر جو نکلو دیکھے تو کوئی منھ پھیر کے بیٹھے
کہ دیکھو پاگل ہوا ہے کوا جو ہنس کی چال چل رہا ہے

نانی کی یاد

کیسی کرنی پڑی ہے ہمانی
ہائے رے نانی ہائے رے نانی

دیکھیے کیا خدا کی رحمت ہے۔ دنیا میں چھوٹے بڑے سیکڑوں رشتے ہیں مگر بابا آدم اور اماں حوا سے لے کے آج تک نانی کے مثل کوئی رشتہ پیدا نہ ہوا۔ آج آپ شاید نہ جانتے ہوں کہ نانی کس زبان کا لفظ ہے۔ نانی ترکی الاصل اور ننہ سے مشتق ہے۔ ننہ بچوں کی لغت میں ماں کو کہتے ہیں۔ عموماً لڑکیاں

اپنی ماں کو زیادہ تر دونت کر کے پکارتی ہیں۔ لڑکے کو ... پڑھنے لکھنے اور طرح طرح کی صحبتوں میں بیٹھنے کے باعث لڑکوں کی زبان بدل جاتی ہے برخلاف اسکے گھر میں بیٹھنے والی لڑکیوں کی زبان میں تغیر بہت کم ہوتا ہے اُنکی زبان پر جو الفاظ چڑھ جاتے ہیں شادی بیاہ ہونے تک وہ انھیں الفاظ کو استعمال کرتی رہتی ہیں۔ اور کی رکیا دکھیں بچے بھی جدۂ فاسدہ کو ننہ کہنے لگے رفتہ رفتہ ننہ سے "ننا" اور نانی جدۂ فاسدہ کا مخصوص لقب ہو گیا۔ کثرت استعمال سے دوسری چیزیں گھس پس جاتی ہیں مگر نانی بہت بڑی چیز ہے یہ فرسودہ بھی ہوئی تو گھٹنے کے عوض کچھ بڑھ گئی۔

یہ بھی لکھ رکھنے کی بات ہے کہ نانی اپنے نواسوں کو بہت چاہتی ہے لیکن نواسے نانی سے اتنی الفت نہیں رکھتے جتنی دادی سے رکھتے ہیں۔ گنواری مثل ہے:-

"پوت کا پوت کلیجے کا ٹوک۔ دھی (لڑکی) کا پوت حرامی موت"

عرب والے کہتے ہیں ؎

بنونا بنو ابنائنا وبناتنا
بنوھن ابناء الرجال الاباعد

(لڑکوں کی اولاد تو ہماری اولاد ہے مگر لڑکیوں کے بچے غیروں کے بچے ہیں)

بایں ہمہ نانی ایک معزز ہستی ہے اور بڑے بڑوں کی زبان پر اس کا مقدس نام کسی نہ کسی وقت جاری ہو جاتا ہے خصوصاً مصیبت کے وقت نانی یاد آتی ہے۔ خسارے خوف و وحشت کی تعبیر یوں کی جاتی ہے کہ فلاں شخص کی نانی مر گئی۔ یہ لفظ ایسا آسان ہے کہ انسان کو انسان حشرات الارض میں کسی خانم کے ورد زبان ہے۔ مجھے صاحب تو کسی وقت بھولتے ہی نہیں بلکہ لوگوں کے کانوں میں ننا نانا نانی کی صدا لگایا کرتے ہیں۔ شاید قدرت کا منشا اس جانور کے پیدا کرنے سے یہی ہو کہ انسان نانی کے خیال سے غافل نہ رہے۔

انسان ضعیف ہوا اور ننھنانے لگا۔ ننھنا یا اور نانی نانا ہر جملہ کا جزو اعظم بن گئے۔

فنون لطیفہ میں چوٹی کا فن موسیقی ہے اس فن میں نانا نانی سے بہت کام لیا گیا ہے۔ ترانہ اور الاپ نانا نانا نانی کی تکرار کا نام ہے۔

"تم نانا توم نانی نانا نانا نانا نانی نی نی نی نی"

سازوں میں جتنے ساز باجے بنے ہیں وہی زیادہ خوش اور دلپسند ہیں آپ جانتے ہیں انکی فضیلت کا سبب کیا ہے؟ اے حضرت وہی نانی نانی!! کا شوشہ لگا ہے۔ طبلہ لاکھ دادا دادا پکارے مگر وہ بات کہاں؟

کان بہرے ہو جاتے ہیں تب بھی جھنجھنی سے نانی نانی کی آواز نکلتی ہے۔ (دوری و تینین)

بعض دل لگی باز اہل لغت کا خیال ہے کہ نانی "نان" سے مشتق ہے نان یعنی روٹی ہر شخص کو پیاری ہے اس وجہ سے نانی بھی ایک خاص کشش رکھتی ہے خصوصاً اُن حضرات کے لیے جو۔

"کھاتے ہیں نانی کے ٹکڑے کہلاتے ہیں دادی کے پوتے"

بی بیوں کی قسموں میں وہی بی بی زیادہ محبوب ہوتی ہے جو نانی ہو یعنی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کی جورو روٹیوں کا سہارا ہے۔ غریبوں کی جورو بھی "نانی" ہو سکتی ہے کیا معنی کہ روٹی پکا کے کھلاتی ہے مگر حقیقتہً نانی وہی نانی ہے جس کی بدولت سلطنت کا مزا ملے۔ نانی کا گاؤں آباد ہوا نانی محل تیار ہوا نانی پل کی نیو پڑی نانی اک لگے نانی کنواں کھدے۔ نانی بازار چلے۔ نانی سڑک بنے۔ نانی منڈی کھلے۔

سلطنتوں میں سلطنت برطانیہ یورپ کی نانی کہلاتی ہے۔ ادھر کسی پر آفت آئی اُدھر نانی پیٹ پکڑ کے دوڑیں اور زور سے چلائے نانی دوڑو۔ چنانچہ کچھ دنوں ادھر ترکی نانی سلطنت کی پرجک (پرسش) اگر نانی برطانیہ نہ لیتیں تو خدا جانے کیا حال ہو جاتا۔

علیٰ ہذا القیاس اگر ہمارے شیخ بخیل الدولہ پر مہمانوں کی یورش کا وقت پڑا اور وہ نانی نانی پکارنے لگے تو کیا عجب ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ ایک ہیں شیخ بخیل الدولہ کنجوس الملک مسک نواز جنگ ان حضرات کو سال بھر جمع کرنے کے اور کوئی فکر نہیں محلے کے بنیے سے چار آنے فی ہفتہ آٹے کی بوریاں شمار کرنے کی اجرت لیتے ہیں آخر میں دن گئے گودام کی خالی بوریاں جھاڑیں بوری پیچھے آدھی چھٹانک آٹا نکل آتا ہے وہی جمع کرتے اور محلے والوں کی خوشامد کر کے پکوا لیتے ہیں جب بھوک لگی ایک ٹکیا نکالی اور اس انتظار میں نتھنے پھلانے لگے کہ شاید کہیں دال بگھرے تو اسکے دھنگار سے روٹی کھائیں۔ لسن کی بو چلی اور انھوں نے نکلوا توڑا جب تک بگھار کی بو قائم رہی کھاتے رہے۔ بو ختم ہوئی کھانے سے فراغت ہو گئی۔ گویا حنظل (عربی شاعر) نے انھیں کی شان میں کہا ہے ؎

قوم اذا استنبح الاضیاف کلبہم
قالوا لامہم بولی علی النار
فتمسک ..... البول بخلا بہا
فلا تبول لہم الا بمقدار

(ایک قوم کہ جب مہمانوں کے پاؤں کی چاپ انکے کتوں کو بھونکاتی ہے تو اپنی ماں سے کہتے ہیں کہ چولھے کی آگ پر موت دے مگر وہ موتتی بھی اتنی



ریف: او بھی بننے کو تو بن گئے مگر یہ بارِ گراں تمہارے نہیں اُترتا لاؤ میں اس کے بند کھول دوں ۔

کنجوسی رکھاتی ہے کہ اتنا ہی پیشاب خارج کرتی ہے جتنا آگ بجھانے کے واسطے درکار ہو باقی حصّہ دبا رکھتی ہے کہ پھر کام آئے گا۔ بخیل کی ہجو میں اس سے بڑھ کے کوئی اور قول نہیں سنا گیا۔ چار مصرعوں میں بارہ عیب رکھائے ہیں (۱) مہمان سے آنکھ چرانا (۲) آگ کی کمی کرزری سے چھینٹے میں بجھ جائے (۳) کوئی نوکر چاکر نہیں رکھتے (۴) اتنے کاہل ہیں کہ خود نہیں اٹھتے (۵) ماں سے کام کاج کراتے ہیں (۶) گستاخ ہیں کہ ماں سے کہتے ہیں پیشاب کر۔ (۷) جہاں سوتے ہیں وہیں موتتے ہیں۔ (۸) ناحق ہی ڈر کے مارے جاگتے رہتے ہیں اور دور سے مہمان کی آہٹ معلوم کر لیتے ہیں (۹) الگوری ہیں تنگ ہیں (۱۰) انتہا کے بخیل ہیں کہ پیشاب کو بھی ضرورت کے واسطے بچا رکھتے ہیں (۱۱) پانی کے صرف میں بھی کنجوسی ملحوظ ہے۔ (۱۲) مجوس کے ساتھ شدت سے حسد رکھتے ہیں۔ پیشاب سے آگ بجھانا آگ کی سراسر توہین ہے۔

القصہ جناب بخل مآب کے پیزار خانہ اے تو بہ کنش خانے میں چالیس برس کے بعد بھن بارہ کے بچے مہمان ہوئے جب تک شوہر زندہ تھا کنجوس بھائی کے گھر آنے کی ضرورت نہ تھی کبھی فطری محبت نے زیادہ ستایا اور بہن نے خط لکھا کہ بھیا تمہیں دیکھنے کو دل تڑپتا ہے تو بھائی صاحب نے جواب دیا بہن خبردار اپنے شوہر کو کرایہ بھاڑے کی زیر باری سے بچاؤ۔ میں بفضلہٖ بخیریت ہوں آج کل افکار میں مبتلا ہوں ورنہ خود آتا کبھی کو بھیجا کہ شہر میں طاعون ہے یہاں آنے کا قصد نہ کرنا میں بھی مکان چھوڑ کے دیہات جاتا ہوں۔

بھلا آپ خیال تو کیجیے چالیس برس بکفت نیا جاذ نقدا نقصرف کرنا پڑا۔ آخر بہانہ کی تھیلی بھی خالی ہو گئی اور بہن اپنے بچوں کو لے کے وارد ہی ہو گئیں۔ ان کا تشریف لانا تھا کہ شیخ صاحب کی نانی مر گئی پھوٹ پھوٹ کے رونے لگے۔ افسوس ان کے پاس کوئی ایسا نہ تھا کہ بھو بکتا۔ اماں یا نانی نہ تھی کہ چولھے کی آگ پر دھار مارتی۔ بیگی بہن تھی کوئی غیر مہمان نہ تھا۔ فقیر نے ان کے دروازے سے بھیک نہ پائی۔ شاعر کو دارو غلی داری سے ہمیشہ بھاگتے رہے۔ اسلیے کہ مادہ وحش سے کسی صیغہ کا اشتقاق توحش کا موجب ہے آپ نے صفوۃ المصادر کا عرف آمد نامہ بحثا فخاخوف ہو کے درس شروع کیا جیسے ہی بروزن باتفعل اور مادہ ن کے مصدر پر نگاہ پہونچی فوراً چھوڑ بیٹھے کسی کو دیتے دیکھتے تو غش آ جاتا۔ بھلا بتائیے تو سہی ان عزیزوں کے ورود سے کیا حال ہوا ہوگا۔ رنج خوف مہمان نوازی سے ایسی منتشر ہوئی کہ جینے کے لالے پڑ گئے۔ نانی یاد آئیں با نسا بیٹھ گیا۔ تکی میں بولنے لگے۔ اب لوگ صرف بہنچا کا پرسا دینے گھر پر آتے ہیں اور ہمارے شیخ صاحب نانی نانی نانی نانی پکارتے ہیں اللہ رحم کرے۔

ہماری رائے ہے کہ جتنے اماں والے یا دادی والے ہیں ہمارے نکتے چوسے نانی کے فلسفہ پر غور کریں اور نانی کو کبھی نہ بھولیں ۔

بس ازسی سال بر معنی محقق شد بخاقانی
کہ نانی زوجۂ نانا و نانا شوہر نانی

راقم —

بہلول الملک

دیوان چرکین

(عظیم ظرافت کے بیش بہا جواہر کا ذخیرہ یہ دیوان ۴۰ برس کے بعد دوبارہ چھپ گیا)

جلد منگا لیجیے پھر ختم ہو جانے پر چھپنا کیا فائدہ ہے دو روپے کتب فروش سے منگا پڑے گا قیمت مجلد فی جلد عہ

(لکھنؤ کے مشہور ریختی گو شاعر جان صاحب)

دیوان جان صاحب — جان صاحب کا یہ نادر دیوان جو تقریباً پچاس برس سے مفقود تھا چھپ گیا قیمت مجلد فی جلد عہ بیجا کلیات جان صاحب مجلد ۵ دیوان ریختی عرف رنگیلی بیگم ۱۲ آنہ

ہنسی کا پٹارا — پیٹ پکڑ کر ہنسانے والا زبردست کتاب ہنسی دل لگی کا خزانہ سال بھر ہوشکے علاوہ شروع سے آخر تک اس کتاب میں ایک فقرہ بھی ایسا نہ ملے گا جو پڑھ کر بے ساختہ ہنسی نہ آئے قیمت ۸ شہنشاہ ظرافت ۸ ظرافت جان [illegible]

تربوز جنتری ۱۹۲۵ء [illegible] اٹک جنتری [illegible] جنتری [illegible] بدنصیب لڑکی [illegible] [illegible] قیمت [illegible] رسالہ قوت باہ [illegible] مریضوں کی مسیحا [illegible] کتاب [illegible] نہایت دلفریب قیمت [illegible] برکت [illegible]

منیجر عظمت بک ڈپو لکھنؤ

مولانا پنچ کی نوٹ بک

مقتول جفائے ہند

آہ! اودلی کمیشن رپورٹ تو نے بقول بوالہوسان کے ایسا پانچہ بھاری کیا کہ ایک غریب جان اپریل میں تیری سفارشوں کا روئے مبارک دیکھنے سے قبل ہی یا سے گزر گیا۔ سنتے ہیں کہ مسٹر ای آر ڈونس پرسنل اسسٹنٹ چیف انجینیر بمبئی نے جنکی عمر صرف ۳۱ سال تھی اس طرح ملک عدم کی طرف کوچ کیا کہ ریل کی پٹری پر گردن رکھ دی۔ انجن کا پہیا گردن پر پھر گیا۔ چلیے سفر زندگی ختم۔ عمر بھر کا رہتہ پل جھپکاتے اور پہیا پھرتے ہی طے۔ مشہور ہے کہ مسٹر ای آر ڈونس جوے کے مشاق کھلاڑی تھے۔ مالی پریشانی برداشت نہ کر سکے اور جان پر کھیل گئے ہمارے شہر کے جواری کسی زمانے میں ناک ناک بدتے تھے انھوں نے گردن داؤں پر لگا دی۔ انجن جیتا اور یہ جان ہار گئے۔ بدبخت ہندوستان کیسا سنگدل اور بخیل ہے اپنے ولایتی مخدوموں کا مطلق خیال نہیں رکھتا۔ انکی تنخواہوں میں اتنا اضافہ ضرور ہونا چاہیے کہ جوے کا بوجھ اٹھا سکے۔ یہ کہنے کو تو نہ ہو کہ بیچارے سمندر اس پار سے زحمت اٹھا کے آتے ہیں اور یوں مفلسی کے کارن جان گنواتے ہیں۔ بھلا وہ تنخواہ ہی کوئی تنخواہ ہے جو ایسے ضروری مصارف پورے نہ کر سکے۔

۷ مارچ کے لیے تیار ہو جائیے

جلسہ سالگرہ شاہی زردہ

بتقریب سالگرہ شاہی زردہ بزم مشاعرہ دھنمل سماج بتاریخ ۷ مارچ ۱۹۲۸ء یوم شنبہ بوقت ۹ بجے شب و [illegible] زیر صدارت جناب [illegible] ورجیت پور روڈ شمل فوجداری با افادہ فروغ [illegible] طرح ۔ عالم میں شاہی زردہ مشہور ہوا ہے ۔ قافیہ ۔ مشہور ردیف ہو ا ہے ۔ حضرات شعرا جو شریک بزم ہوں ۔ وہ غزلیں صاف اور خوشخط لکھیں اور جو حضرات شریک نہ ہو سکیں وہ ارسال فرمائیں ۔ شاہی زردہ ورکس [illegible] ورجیت پور روڈ کے پتہ پر روانہ کریں [illegible] طبع ہو کر بہت جلد بیع [illegible] حاضر خدمت ہو سکے ؟

یہ تو آیا کہ زردہ آپ کو زینت ہو گی

آپ آ بیٹھے تو مقبول کی عزت ہو گی

آپ جانتے امریکہ نئی دنیا تو ہے ہی۔ وہاں کی عورتوں کے دماغ میں یہ خبط سما گیا ہے کہ شادی کے بعد بجائے اصلی نام کے موسوم کی جائیں مسز [illegible] بیاہی ہزبونگ کہنے کی ضرورت نہیں صاف صاف سیدھا سیدھا نام [illegible] جولیا۔ جی [illegible] کہہ کے پکاریں۔ وہاں ادھر درخواستیں کچہریوں میں دی جا رہی ہیں کہ ہمیں اپنے اصلی نام کے استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ ادھر حکومت کو خدا جانے کیا ضد ہے کہ وہ کسی طرح نہیں مانتی اس نے اعلان کر دیا ہے کہ جو بیاہی عورتیں سرکاری نوکر ہیں اُنھیں اپنے اصلی نام رجسٹر میں درج کرانے کا حق نہیں۔ اُنکے لئے جورو فلانے کی بیگم لکھوانا اُنکے واسطے ضروری ہے۔

حکومت اور زنانی رعایا میں [illegible] چل رہی ہے اخبار نویس تو ہوا پہ چلتے ہی ہیں انھوں نے عورتوں کی حمایت شروع کر دی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ حکومت پاگل ہو گئی ہے کوئی [illegible] نکلتا ہے کہ اسم نویسی کا یہ طریقہ عہد رقیت (غلامی) کی یادگار ہے۔ ایک لیگ بنائی گئی ہے اُسکی ممبر عورتیں یہ الفاظ حلف اُٹھاتی ہیں کہ اپنے شوہر کی خاطر سے چاہے وہ ظالم بادشاہ ہی کیوں نہوں اپنے نام کبھی نہ بدلیں گی۔

بعض بے رحم اخبار نویس حکومت کو ابھارتے ہیں کہ جتنی بیاہی عورتیں سرکاری ملازم ہیں انکی جگہ کنواریاں بھرتی کی جائیں۔ اور ان باغی عورتوں کا نام دفتر سے خارج کر دیا جائے۔

امریکہ اور یورپ میں عورتیں آزاد ہیں اور ہمیشہ جھگڑے بکھیڑے پھیلاتی رہتی ہیں مگر ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہندوستان میں بھی یہ خواہ مخواہ کی لڑائی چھڑ جائے کیا معنی کہ یہاں کے مسلمانوں میں بھی نام بدلنے کا رواج ہے۔ گھر میں لڑکی بیاہ کے آئی اور اُسکا نام بدل گیا۔ پاپو جی دلہن [illegible] سلطان محل۔ لڑکی تو خیر میاں کو دامادوں کو بھی خطاب ملتے ہیں۔ پاؤں میں باندھتے ہیں ترکاری کی ڈلیا مٹھائی کی ٹوکری بغل میں دبی ہے سسرال کے دروازے پہ پہنچے کہ آواز دی او اندر سے جواب ملا کون؟ فرمایا جاؤ دولہا ہے آؤ تم سے کون چھپتا ہے یہاں اگر نام بدلنے پہ رزم گرم ہوا تو بڑی ہوگی ادھر ساس نے بہو کو پکارا ارے نا چھدان دلہن او جیسے کسی نے [illegible] کے سر پہ نمک چھڑک دیا دلہن آپے سے باہر ہو گئیں۔ یہ بڑی بی [illegible] ہوتے یہ چلے ٹھوکر رکھو خبردار جو آج سے ناچھدان دلہن کہا تو تم ہی جانوگی۔ جہیز کی تھالی [illegible] گھر والے میں نام بدلنے نہیں آئی ہے چلیے معرکہ کار زار گرم ہو گیا۔

— ❊ —

جلسۂ خواجہ [illegible] افغان ہند (آل پارٹیز کانفرنس) میں بعض امور بالاتفاق طے ہوئے جنہیں سے ایک یہ تھا

امر (بحوالہ ہمدرد لاہور) یہ ہے:—

"(۲) ناقابلیت کے شرائط کسی شخص کو کسی [illegible] جماعت کا ممبر نہیں چنا جائیگا جو (۱) دیوالیہ ہو۔ ..... (۲) پاگل ہو (۳) کم سن [illegible] سرکاری ملازمت رکھتا ہو لیکن مندرجہ ذیل اصحاب اس زمرے میں شمار نہیں کیے جائینگے (۱) وزیر (ب) سرکاری پنشن یافتہ (ج) [illegible] کی [illegible] یا بحری طاقت کے پنشن یافتہ افسران یا ممبران۔"

عدم قابلیت کے شرائط تو خیر صحیح ہیں دیوالیا آدمی آدمی نہیں نہ اُسکی رائے کوئی رائے ہے [illegible] پاگل مگر مستثنیٰ زمرے وارد ہے سیاق عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر دیوالیا اور پاگل وزیر ہو تو وہ ممبر منتخب ہو سکتا ہے دیوالیا اور پاگل سرکاری پنشن یاب ہو تو وہ بھی۔ دیوالیا اور پاگل فوجی افسر ہو تو وہ بھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ انگریزی حکومت کے ہوتے سوراج کا خیال جنون ہے مگر ان منطقی تجاویز کے اعتبار سے ہم بھی کہتے ہیں جنون ہے۔

— ❊ —

زمانۂ جنگ کا قرض کچھ دنوں بعد کوئی نہ کوئی دل لگی ضرور کرے گا۔ کیا معنی کہ برطانیہ امریکہ کی قرضدار ہے اور دوسری طاقتیں برطانیہ کی قرضدار ہیں۔ برطانیہ [illegible] ہزار ڈالر فی ہفتہ سود ادا کر رہی ہے اور برطانیہ کے مقروض [illegible] کوڑی نہیں دیتے بلکہ حیل حجت کرتے ہیں۔ اگر مقروض طاقتیں (فرانس وغیرہ) برطانیہ کا قرض چکا دیں تو امریکہ کا قرض ادا کرنے کے بعد کثیر رقم [illegible] برطانیہ کے خزانہ میں جمع ہو جائے انگلستانی رعایا کا ٹیکس ادا کرتے کرتے برا حال ہوا جاتا ہے۔ حکومت ایک طرف قرضداروں سے تقاضا کرتی ہے دوسری طرف قرضخواہ کو تسکین دکھاتی ہے کہ دوسروں سے لے تو دیں۔ اب پیرس کے جرائد کہتے ہیں کہ کیسا قرضہ ہوش کی دوا کرو تمہیں لڑائی لڑوانی منظور تھی ہمیں [illegible] ہم لڑے۔ ہماری جانیں گئیں تمہارا روپیہ گیا جانوں کا معاوضہ دینے سے گئے اُلٹی قرض کی دھونس دکھاتے ہو۔ یہ بھی کوئی پاجی کا قرضہ ہے۔؟

ہماری رائے ہے کہ ہندوستان کی منصفی کچہری سے کوئی مذکوری ترقی لے کے چلا جائے پھر دیکھیں تو کیونکر زرِ دیرین وصول نہیں ہوتا ابھی یہ پیرس والے تو مروت سے برتاؤ کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ فرانس تو زندہ ہے۔

— ❊ —

جنوری کا مہینا ختم ہو چکا فروری کا خاتمہ قریب ہے اب کلنڈر چھپنے والوں کو فرصت ملی ہے دھڑا دھڑ پیکٹ چلے آتے ہیں۔ کارخانہ کریم بخش حیدری مدراس سے ایک مجموعہ تین کلنڈر آئے ہیں اور سب کے سب اچھے ہیں۔ ایک تو اسلامی اور انگریزی دونوں تاریخیں ساتھ ساتھ ہیں دوسرے میں جلی قلم سے ایک مہینے کی تاریخیں ایک ورق پر لکھی ہیں ہر ورق پر پہلوؤں میں پورے سال کی تاریخیں ہیں گویا ہر ورق بجائے خود سال بھر کے واسطے کافی ہے پوسٹ بکس ۱۱۵ کارخانہ کریم حیدری مدراس سے طلب کیجیے۔

... دوا خانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

حلوا ... مشک

[illegible]

قیمت فی بکس ... خوراک ...

ماء اللحم عنبری دو آتشہ خاص الخاص

[illegible]

طلاء مسیحی

اعصاب کی تقویت ... طاقت کو واپس لاتا ہے ...

[illegible]

فی شیشی ...

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible]

... خوراک مع محصول ڈاک ...



ہر قسم کا طبی مشورہ دوا خانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے   منیجر دوا خانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ   فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

شاہی زردہ

حسن ترکیب سے مقبول خلائق ہو کر   شاہ زردہ ہے مقبول ہمارا شاہی زردہ

[illegible]

ہمارا شاہی زردہ

[illegible]

شاہی زردہ

[illegible]

قیمت فی سیر ...

[illegible]

ملنے کا پتہ: ... کارخانہ شاہی زردہ نمبر ... چیت پور روڈ کلکتہ

موسیقی کا معجزہ

یعنی

معارف النغمات

[illegible]

حصہ اول ... حصہ دوم ...

ملنے کا پتہ: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]